تصحیح واضافہ شدہ چہارم ایڈیشن: ماہِ رمضان 1442ھ/ اپریل 2021

مردوں اور خواتین کے اعتکاف کے بنیادی مسائل سمجھنے کے لیے ایک عام فہم رسالہ

اعتکاف شریعت کے مطابق کیجیے!

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

اجمالی فہرست

پیش لفظ

تقریباً چار سال پہلے اعتکاف کے بنیادی احکام سے متعلق ایک مختصر سا رِسالہ تحریر کیا تھا جو کہ ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر تقسیم کیا گیا، جو کہ بہت زیادہ مفید ثابت ہوا، پھر گزشتہ سال ماہِ رمضان میں اس کو اپنے ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ میں نظرِ ثانی اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ قسط وار شائع کیا، پھر انھی اقساط کو یکجا کر کے شائع کیا گیا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے اس سلسلے کو کافی سراہا گیا اور اس کو مفید قرار دیا گیا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق اور کرم نوازی کی بدولت ہی ممکن ہوا۔ اب اس سال اس رسالے کا چوتھا ایڈیشن تصحیح و اضافہ کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل و عیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
رمضان المبارک 1442ھ/ اپریل 2021
03362579499

اعتکاف

فضائل - فوائد - بنیادی باتیں

تفصیلی فہرست:

ماہِ رمضان کے اعتکاف کی فضیلت واہمیت:

ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت ہے، اس کی بڑی ہی فضیلت اور اہمیت ہے، یہ بہت ہی نرالی اور عاشقانہ عبادت ہے، اس میں بندہ اپنے اللہ کو راضی کرنے اور اس سے اپنے آپ کو بخشوانے کے جذبے سے اپنے آپ کو اس کے در پر ڈال دیتا ہے اور کچھ دنوں کے لیے تمام دنیوی کام کاج چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے در پر جا پڑتا ہے اور ہر ماسوا سے اپنے آپ کو منقطع کرکے اللہ سے لو لگالیتا ہے۔ یقیناً مغفرت کے متلاشی اور عبادات کے خوگر بندوں کے لیے اعتکاف ایک بہترین عبادت اور موقع ہے! ایک حدیث میں ہے کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، اور اس کی تمام نیکیاں اسی طرح لکھی جاتی رہتی ہیں جیسے وہ ان کو خود کرتا رہا ہو۔

- سنن ابن ماجہ میں ہے:

١٧٨١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: حَدّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ: حَدّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى الْبُخَارِي عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَمِّي، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِي، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا.

اس طرح بعض دیگر روایات میں بھی اعتکاف کی فضیلت واضح ہوتی ہے۔

اعتکاف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر سال اعتکاف فرمایا کرتے تھے، اور ایک سال سفر کے باعث اعتکاف نہیں فرماسکے تو اگلے سال بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔

- مسند احمد میں ہے:

٢١٢٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَالَ عَفَّانُ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وحَدَّثَنَا عَبْد اللهِ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ سَنَةً فَلَمْ يَعْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

اسی طرح بعض روایات میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ ایک سال کسی وجہ سے ماہِ رمضان کا اعتکاف نہیں فرما سکے تو اگلے مہینے یعنی ماہِ شوال میں دس روز کا اعتکاف کر کے اس کی تلافی فرمائی۔

- صحیح بخاری میں ہے:

٢٠٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ، وَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً، فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِن الْغَدَاةِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ: مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا آلْبِرُّ؟ انْزِعُوهَا فَلَا أَرَاهَا، فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ. (بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ)

حضور اقدس ﷺ کا اعتکاف کرنے کا اس قدر اہتمام کرنا یہ بات واضح کرتا ہے کہ ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں سنت اعتکاف بہت ہی بڑی فضیلت اور اہمیت والا عمل ہے۔

(احکامِ اعتکاف از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم)

اعتکاف کے فوائد:

اعتکاف بہت ہی اہم اور بہترین عبادت ہے، جس کے فوائد بہت ہی ہیں، ذیل میں اس کے چند فوائد ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ اس کی افادیت کا اندازہ ہو سکے:

- اعتکاف میں مسجد جیسی عظیم اور مبارک جگہ میں اوقات بسر کرنا نصیب ہو جاتا ہے۔
- مسجد میں وقت گزارنے اور مسجد کو آباد کرنے کے فضائل نصیب ہو جاتے ہیں۔
- فرشتوں کی ہم نشینی میسر آجاتی ہے۔
- نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نمازوں کی پابندی کی عادت پڑ جاتی ہے۔

- تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز کا اہتمام نصیب ہو جاتا ہے۔
- ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کی فضیلت حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔
- مسجد اور اس کے نورانی ماحول کی برکت سے بہت سے گناہوں سے بچنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔
- ذکر، تلاوت، تسبیحات، درود شریف، نوافل اور دعاؤں جیسی بہت سی عبادات کی ادائیگی کی توفیق ہو جاتی ہے۔
- دینی مجالس کی وجہ سے دین کی بنیادی تعلیمات سیکھنے کو ملتی ہیں۔
- مسجد کے ماحول کی برکت سے فضول کاموں سے بچنا نصیب ہو جاتا ہے۔
- مسجد کے نورانی ماحول کی برکت سے دین اور آخرت کی فکر بڑھ جاتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی طرف رجوع کا موقع نصیب ہو جاتا ہے۔
- شیطان کی چالوں سے کافی حد تک حفاظت رہتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت عطا ہوتی ہے۔
- معتکف کا کھانا، پینا اور سونا بھی نیکیوں میں شمار ہوتا ہے۔
- معتکف سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔
- معتکف کو اللہ تعالیٰ کے پڑوسی ہونے کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔
- معتکف کے لیے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے بخشوانا آسان ہو جاتا ہے۔
- ماہِ رمضان کے بہترین آخری عشرے خصوصًا طاق راتوں کی عبادات نصیب ہو جاتی ہیں۔
- اعتکاف شبِ قدر پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اعتکاف سے متعلق علم حاصل کیجیے !

اعتکاف ایک عبادت ہے اور کوئی بھی عبادت بغیر علم کے ٹھیک طرح ادا نہیں ہو سکتی، اس لیے معتکف کو

چاہیے کہ وہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ہی اس سے متعلق علم حاصل کرلے تاکہ اعتکاف کی عبادت شریعت کے مطابق سرانجام دی جاسکے، اس سے غفلت کے نتیجے میں کئی دفعہ تو اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس کا احساس ہی نہیں ہوتا اور اگر احساس ہو بھی جائے تو بعد میں پچھتاوا رہتا ہے کہ سنت اعتکاف سے محروم ہوگئے، ظاہر ہے کہ بعد کے پچھتاوے سے بہتر یہی ہے کہ اعتکاف کے مسائل سیکھ لیے جائیں۔ اس لیے یہ حقیقت سمجھنے کی ضرورت ہے کہ عمل کی درستی کے لیے علم ضروری ہے۔

اس لیے ہر معتکف کی ذمہ داری ہے کہ وہ اعتکاف سے متعلق بنیادی اور ضروری علم حاصل کرلے تاکہ شریعت کا یہ حکم حسنِ خوبی کے ساتھ بجالایا جاسکے۔

اعتکاف سے متعلق مسائل سیکھنے کے فوائد:

اعتکاف سے متعلق علم حاصل کرنے کے متعدد فوائد سامنے آتے ہیں:

- علم حاصل کرنے کا فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔
- علم حاصل کرنے پر اجر وثواب نصیب ہوتا ہے۔
- اعتکاف سے متعلق بہت سی غلطیاں اور غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔
- اعتکاف کا یہ عمل حسنِ خوبی کے ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے۔
- اعتکاف کو توڑنے اور مکروہ کر دینے والی چیزوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔
- یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اعتکاف سے متعلق شریعت نے جو رخصتیں اور سہولتیں رکھی ہیں ان کی حدود کیا ہیں۔
- اعتکاف کے درست ہونے پر اطمینان نصیب ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعتکاف کی قبولیت کی امید بڑھ جاتی ہے۔
- دوسروں کی صحیح راہنمائی بھی کی جاسکتی ہے اور اس کا اجر وثواب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جاتی ہے۔

اعتکاف کی حفاظت کے لیے ایک اہم نکتہ:

اعتکاف کی عبادت جس قدر اہم ہے اسی قدر احتیاط والی بھی ہے کہ ذرا سی غلطی بھی اعتکاف کو توڑ دیتی ہے، اس لیے قدم قدم پر احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ اعتکاف ٹوٹنے سے محفوظ رہے۔ اعتکاف کو ٹوٹنے سے بچانے کے لیے دو باتوں کا اہتمام سب سے زیادہ اہم ہے:

- پہلی بات یہ کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے اعتکاف کے مسائل سیکھ لیے جائیں۔
- دوسری سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اعتکاف کے دوران کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کے متعلق کسی مستند عالم سے پوچھ لیا جائے پھر اس کے بعد اسی کے موافق عمل کیا جائے، تاکہ یہ معلوم ہو کہ اس سے اعتکاف ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ جس شخص کو اعتکاف کی حالت میں ہر کام سے پہلے پوچھنے کی عادت ہو تو اس کا اعتکاف محفوظ رہتا ہے۔ کیوں کہ معتکف کا اعتکاف اسی صورت میں محفوظ رہ سکتا ہے جب وہ پوچھ پوچھ کر عمل کرتا رہے، ورنہ تو بہت سے لوگ پہلے کوئی کام کر ڈالتے ہیں اور پھر اس کے بعد پوچھتے ہیں کہ اس سے اعتکاف ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ذرا سی غفلت کی وجہ سے اپنا اعتکاف فاسد کر لیتے ہیں، یہ انتہائی نقصان کی بات ہے۔

ضروری ہدایات اور مفید تجاویز:

1۔ معتکفین حضرات اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ ان کی ذات اور سامان کی وجہ سے کسی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے، نہ معتکفین کو اور نہ دیگر نمازیوں کو۔

2۔ معتکفین حضرات باہمی محبت، ہمدردی، تعاون، خدمت اور خوش اخلاقی کے ساتھ رہیں تاکہ اعتکاف میں کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہ آئے اور اعتکاف چین و سکون کے ساتھ گزرے۔ اور اگر ایسا کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش آ بھی جائے تو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کریں۔

3۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد میں سنت اعتکاف کرنے والے حضرات کے ساتھ ساتھ کوئی شخص نفلی اعتکاف میں بھی بیٹھ جائے تاکہ ضرورت کے موقع پر معتکفین کے ساتھ تعاون کر سکے، اس سے معتکفین کے لیے بڑی آسانی رہتی ہے۔

4۔ معتکفین مسجد کے آداب اور تقدس کا خصوصی خیال رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بے ادبی اعتکاف کے فضائل وبرکات سے محروم ہی نہ کردے۔

5۔ معتکف مسجد میں دنیوی باتیں کر سکتا ہے البتہ مسجد کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے فضول گپ شپ سے اجتناب کرے۔ اسی طرح گپ شپ کی محفلیں لگانا بھی اعتکاف کی روح اور مسجد کے تقدس کے خلاف ہے۔

6۔ معتکف مناسب طریقے سے موبائل فون استعمال کر سکتا ہے البتہ یہ چیزیں ضرورت کی حد تک رکھے، موبائل کا بے جا استعمال مسجد کے احترام اور اعتکاف کی روح کے خلاف ہے۔

7۔ معتکف کو چاہیے کہ اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ قیمتی بناتے ہوئے تلاوت، ذکر، نفلی عبادات اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرے، مستند دینی کتب کا مطالعہ کرے، دین کی ضروری باتیں سیکھنے کی بھرپور کوشش کرے، اگر کسی کے ذمے قضا نمازیں یا سجدہ تلاوت ہوں تو ان کی ادائیگی کی فکر کرے؛ غرض اعتکاف کے ایام میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے اعمال خوب سے خوب سر انجام دے تاکہ اعتکاف کا مقصد پورا ہو سکے۔

اعتکاف کی تعریف

اور اقسام مع نفلی اعتکاف کے احکام

تفصیلی فہرست:

- اعتکاف کی تعریف۔
- اعتکاف کی اقسام۔
- واجب اعتکاف۔
- نفلی اعتکاف اور اس کے احکام۔

اعتکاف کی تعریف:

اللہ تعالیٰ کا قُرب اور ثواب حاصل کرنے کے لیے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

(الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ)

- عمدۃ القاری میں ہے:

الاعتكاف في اللغة: هو اللبث، والعكف: هو الحبس، وفي الشرع: هو اللبث في المسجد مع الصوم ونية الاعتكاف. (باب الاعتكاف للمستحاضة)

وفي الشرع: الاعتكاف: الإقامة في المسجد واللبث فيه على وجه التقرب إلى الله تعالى على صفة يأتي ذكرها. (كتاب الاعتكاف)

اعتکاف کی اقسام:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت اور نفل۔

واجب اعتکاف:

جب اعتکاف کی نذر اور منت مانی جائے تو اس کو واجب اعتکاف کہتے ہیں، جیسے کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا۔ (احکامِ اعتکاف، رد المحتار، فتاویٰ محمودیہ)

فائدہ:

واجب اعتکاف کا رواج چونکہ بہت ہی کم ہے اس لیے اس سے متعلق مزید تفصیل کے لیے اہلِ علم سے رابطہ فرمائیں۔

نفلی اعتکاف اور اس کے احکام

نفلی اعتکاف کی حقیقت:

اللہ تعالیٰ کا قرب اور ثواب حاصل کرنے کے لیے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو نفلی اعتکاف کہتے ہیں، خواہ جتنے دن بھی ہو، خواہ جتنی دیر بھی ہو۔

نفلی اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے:

نفلی اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے، اس کی بڑی فضیلت ہے، اور پھر یہ اس قدر آسان عبادت ہے کہ اس کے لیے کسی قسم کی مشقت اور پابندیاں نہیں جھیلنی پڑتیں، بلکہ بندہ جب تک اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہتا ہے اس کو اس کا اجر ملتا رہتا ہے، گویا کہ بغیر کسی محنت کے مفت میں اس کے نامہ اعمال میں مسلسل نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب بھی مسجد جانا ہو تو نفلی اعتکاف کی نیت کر لیا کرے، جتنی دیر وہ مسجد میں ٹھہرا رہے گا اس کو اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، البتہ مسجد سے نکلنے کے ساتھ ہی یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

(رد المحتار، مسائلِ اعتکاف از مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم، فتاوی محمودیہ، احکام اعتکاف از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم)

نفلی اعتکاف بھی مسجد ہی میں درست ہے:

مرد حضرات کے سنت اعتکاف کے لیے جس طرح مسجد ضروری ہے اسی طرح نفلی اعتکاف بھی مسجد ہی میں درست ہے، مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف درست نہیں۔

نفلی اعتکاف کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں:

نفلی اعتکاف کے لیے کوئی وقت یا مدّت مقرر نہیں، بلکہ دن میں ہو، رات میں ہو، جب بھی چاہے اور

جتنی دیر بھی چاہے یہ اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ:

اگر کوئی شخص مثلاً ایک دن رات کے لیے نفلی اعتکاف کی نیت سے مسجد آیا، پھر کسی وجہ سے مقررہ وقت مکمل کیے بغیر ہی نفلی اعتکاف ترک کر لیا تو جتنی دیر اس نے اعتکاف کیا ہے اس کا اجر وثواب اس کو مل جائے گا، جبکہ باقی وقت کی قضا اس کے ذمے نہیں۔ سبحان اللہ! نفلی اعتکاف میں یہ بھی سہولت ہے۔

نفلی اعتکاف میں سنت اعتکاف کی طرح پابندیاں نہیں:

نفلی اعتکاف کے لیے روزہ بھی ضروری نہیں اور اس اعتکاف میں سنت اعتکاف کی طرح پابندیاں بھی لاگو نہیں ہوتیں، یعنی اس میں بغیر ضرورت کے بھی مسجد سے باہر جانا درست ہے، اس سے نفلی اعتکاف ٹوٹتا نہیں، بلکہ مکمل ہو جاتا ہے کہ جتنی دیر اعتکاف کیا اس کا اجر وثواب نصیب ہو جاتا ہے اور مسجد سے نکلتے ہی نفلی اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ (احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

ماہِ رمضان میں نفلی اعتکاف کی زیادہ فضیلت ہے:

یوں تو عام دنوں میں بھی نفلی اعتکاف کی بڑی فضیلت ہے لیکن رمضان المبارک میں اس کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے، اس لیے اس مبارک مہینے میں اس کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے۔

سنت اعتکاف سے محروم لوگ نفلی اعتکاف کی سعادت حاصل کریں:

جو لوگ کسی وجہ سے ماہِ رمضان کے پورے عشرے کا سنت اعتکاف نہیں کر سکتے تو ان کو جتنے دن کا موقع مل رہا ہو تو وہ اتنے ہی دن نفلی اعتکاف کے لیے بیٹھ جائیں، کیوں کہ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ اسی طرح وہ حضرات جو دن کو کام کاج کی وجہ سے اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتے تو وہ رات کو ہی نفلی اعتکاف کر لیا کریں، اسی طرح چھٹی کے دنوں میں بھی اس نفلی اعتکاف کی فضیلت حاصل کی جاسکتی ہے۔

خواتین بھی نفلی اعتکاف سے محروم نہ رہیں:

جو خواتین سنت اعتکاف کے لیے نہیں بیٹھ سکتیں تو انہیں چاہیے کہ وہ گھر کی مسجد میں نفلی اعتکاف کے لیے بیٹھ جایا کریں، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ خواتین کے لیے نفلی اعتکاف کے احکام وہی ہیں جو ما قبل میں بیان ہو چکے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

خواتین کے لیے نفلی اعتکاف سے متعلق مزید تفصیل آگے ذکر ہو گی ان شاءاللہ۔

سنت اعتکاف ٹوٹ جانے کی صورت میں نفلی اعتکاف کی نیت کیجیے:

بہت سے لوگ ماہِ رمضان کا سنت اعتکاف شروع کرنے کے بعد جانے انجانے میں سنت اعتکاف توڑ بیٹھتے ہیں، ایسی صورت میں تو ان کا اعتکاف باقی نہیں رہتا اور نہ سنت اعتکاف کی پابندیاں باقی رہتی ہیں، اس لیے وہ مسجد میں یوں ہی رہنے کی بجائے نفلی اعتکاف کی نیت کر لیا کریں تاکہ اس کا تو اجر وثواب ملتا رہے۔ واضح رہے کہ ایسے حضرات چوں کہ عید تک مسجد ہی میں ہوتے ہیں اس لیے اسی میں ایک دن قضا اعتکاف کی نیت بھی کر لیں تاکہ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں۔

20 رمضان کا سورج غروب ہونے کے بعد سنت اعتکاف کے لیے بیٹھنے کا حکم:

واضح رہے کہ ماہِ رمضان کے سنت اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ 20 رمضان کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ہی اعتکاف کی سنت سے مسجد میں داخل ہو جائیں، اس لیے جو حضرات 20 رمضان کا سورج غروب ہونے کے بعد اعتکاف کے لیے مسجد آ جاتے ہیں یا اعتکاف کی نیت کر لیتے ہیں تو ان کا سنت اعتکاف درست نہیں ہوتا، ایسی صورت میں انھیں چاہیے کہ وہ نفلی اعتکاف کے لیے بیٹھ جائیں، نفلی اعتکاف کی فضیلت تو حاصل ہو جائے گی۔

نفلی اعتکاف سے غفلت نہ کیجیے!

ہمارے بہت سے مسلمان بھائی نفلی اعتکاف کی اہمیت اور فضیلت سے ناواقف ہیں، یہی وجہ ہے کہ شب وروز میں کم از کم پانچ مرتبہ مسجد میں حاضری کے باوجود بھی وہ اس عبادت سے محروم رہتے ہیں، حالاں کہ اس میں کسی بھی قسم کی کوئی مشقت اور تکلیف نہیں، بلکہ صرف مسجد میں داخل ہوتے وقت یا داخل ہو جانے کے بعد نفلی اعتکاف کی نیت کرنی پڑتی ہے بس! پھر جب تک مسجد میں موجود ہیں تو اس نفلی عبادت کا اضافی اجر وثواب ملتا رہتا ہے۔ نجانے اس قدر اہم عبادت سے ہم کیوں غافل ہیں!! اس لیے عزم کیجیے کہ اس اہم عبادت پر عمل کی بھرپور کوشش کرنی ہے۔

فقہی عبارات

- نور الایضاح:

أقسام الاعتكاف، والاعتكاف على ثلاثة أقسام: واجب في المنذور، وسنة كفاية مؤكدة في العشر الأخير من رمضان، ومستحب فيما سواه ...... وأقله نفلا مدة يسيرة ولو كان ماشيا على المفتى به. (باب الاعتكاف)

- مرقاة المفاتيح:

٧٣٠- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد.

(قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ) أَيْ: لِقَصْدِ حُصُولِ شَيْءٍ أُخْرَوِيٍّ أَوْ دُنْيَوِيٍّ (فَهُوَ) أَيْ: ذَلِكَ الشَّيْءُ (حَظُّهُ) وَنُصِيبُهُ كَقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَام: إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَفِيهِ تَنْبِيهٌ عَلَى تَصْحِيحِ النِّيَّةِ فِي إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ؛ لِئَلَّا يَكُونَ مُخْتَلِطًا بِغَرَضٍ دُنْيَوِيٍّ كَالتَّمْشِيَةِ وَالْمُصَاحَبَةِ مَعَ الْأَصْحَابِ، بَلْ يَنْوِي الِاعْتِكَافَ، وَالْعُزْلَةَ، وَالِانْفِرَادَ، وَالْعِبَادَةَ، وَزِيَارَةَ بَيْتِ اللهِ، وَاسْتِفَادَةَ عِلْمٍ، وَإِفَادَتَهُ وَنَحْوَهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ. وَفِي

الشَّرْعِ: الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ شَخْصٍ مَخْصُوصٍ بِصِفَةٍ مَخْصُوصَةٍ، قَالَ الطِّيبِيُّ: مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ أَنَّ الصَّوْمَ لَيْسَ بِشَرْطٍ، وَيَصِحُ الِاعْتِكَافُ سَاعَةً وَاحِدَةً، فَيَنْبَغِي لِكُلِّ جَالِسٍ فِي الْمَسْجِدِ لِانْتِظَارِ الصَّلَاةِ أَوْ لِشُغْلٍ آخَرَ مِنْ آخِرَةٍ أَوْ دُنْيَا أَنْ يَنْوِيَ الِاعْتِكَافَ، فَإِذَا خَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ يُجَدِّدُ النِّيَّةَ اه وَهُوَ قَوْلُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي اعْتِكَافِ النَّفْلِ، فَيَنْبَغِي إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَنْ يَقُولَ: نَوَيْتُ الِاعْتِكَافَ مَا دُمْتُ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ الْقُدُورِيُّ: الِاعْتِكَافُ مُسْتَحَبٌّ، وَقَالَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ: الصَّحِيحُ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ، قَالَ ابْنُ الْهُمَامِ :وَالْحَقُّ خِلَافُ كُلٍّ مِنَ الْإِطْلَاقَيْنِ، وَهُوَ أَنْ يُقَالَ: الِاعْتِكَافُ يَنْقَسِمُ إِلَى وَاجِبٍ وَهُوَ الْمَنْذُورُ تَنْجِيزًا أَوْ تَعْلِيقًا، وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ أَيْ وَهُوَ اعْتِكَافُ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَإِلَى مُسْتَحَبٍّ وَهُوَ مَا سِوَاهُمَا. (باب الاعتكاف)

- الجوهرة:

وَالِاعْتِكَافُ ضَرْبَانِ: وَاجِبٌ وَنَفْلٌ، فَالنَّفَلُ يَجُوزُ بِغَيْرِ صَوْمٍ وَهُوَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ بِنِيَّةِ الِاعْتِكَافِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُوجِبَهُ عَلَى نَفْسِهِ فَيَكُونُ مُعْتَكِفًا بِقَدْرِ مَا أَقَامَ فَإِذَا خَرَجَ انْتَهَى اعْتِكَافُهُ. (بَابُ الِاعْتِكَافِ)

سُنَّت اعتکاف اور اس کے احکام

تفصیلی فہرست:

- سنت اعتکاف کی حقیقت۔
- رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کی شرعی حیثیت۔
- ماہِ رمضان کا سنت اعتکاف کتنے دن کا ہوتا ہے؟
- کون اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتا ہے؟
- سنت اعتکاف کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟
- اعتکاف کے لیے نیت کے احکام۔
- اعتکاف کون سی جگہ درست ہے؟

سنت اعتکاف اور اس کے احکام

سنت اعتکاف کی حقیقت:

ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کو سنت اعتکاف کہا جاتا ہے۔
(احکامِ اعتکاف، رد المحتار، مسائل اعتکاف)

رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کی شرعی حیثیت:

ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے، البتہ حضراتِ فقہاء کرام نے اس کو سنت علی الکفایہ قرار دیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ویسے تو ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اس فضیلت اور ثواب کے عمل کو سرانجام دے کیوں کہ یہ بہت ہی اہم اور مفید عبادت ہے، لیکن اگر کسی مسجد میں کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کرلے تو سب کی جانب سے سنت ادا ہو جاتی ہے، لیکن اگر کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کے لیے نہ بیٹھے تو سب پر سنت چھوڑنے کا وبال ہوگا۔ اس لیے مساجد کی انتظامیہ اور اہلِ محلہ اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ مسجد میں کوئی نہ کوئی اعتکاف کرنے والا ضرور ہونا چاہیے اور ظاہر ہے کہ اس کی فکر اعتکاف شروع ہونے کے دن سے پہلے ہی ہونی چاہیے۔
(صحیح البخاری حدیث: 2026 مع اعلاء السنن، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، رد المحتار، مسائل اعتکاف، فتاوی محمودیہ)

ماہِ رمضان کا سنت اعتکاف کتنے دن کا ہوتا ہے؟

ماہِ رمضان کا سنت اعتکاف پورے آخری عشرے کا ہوتا ہے، اس لیے جو حضرات عشرے سے کم کے اعتکاف کے لیے بیٹھنا چاہیں تو ان کا اعتکاف سنت نہیں ہوتا بلکہ نفلی اعتکاف کہلاتا ہے اور اس پر نفلی اعتکاف ہی کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، فتاوی محمودیہ)

فائدہ: جو لوگ کسی وجہ سے پورے عشرے کا اعتکاف نہیں کر سکتے تو ان کو جتنے دن کا موقع مل رہا ہو تو وہ

اتنے ہی دن نفلی اعتکاف کے لیے بیٹھ جائیں، کیوں کہ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔اسی طرح وہ حضرات جو دن کو کام کاج کی وجہ سے اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتے تو وہ رات کو ہی نفلی اعتکاف کرلیا کریں، اسی طرح چھٹی کے دنوں میں بھی اس نفلی اعتکاف کی فضیلت حاصل کی جاسکتی ہے۔ نفلی اعتکاف کے احکام پچھلی قسط میں بیان ہو چکے ہیں۔

کون اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتا ہے؟

1۔ ہر وہ مسلمان جو عاقل ہو وہ اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتا ہے، چاہے مرد ہو یا عورت۔

2۔ اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں ہے، اس لیے نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر سمجھ دار ہو تو وہ بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتے ہیں۔ (احکامِ اعتکاف، مراقی الفلاح، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف، فتاوٰی محمودیہ)

سنت اعتکاف کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

1۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف 21 رمضان کی رات سے شروع ہوتا ہے، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو یہ اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ (احکامِ اعتکاف، فتاوٰی محمودیہ)

2۔ مرد کے لیے اعتکاف میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ 20 رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے تاکہ جب سورج غروب ہونے لگے تو یہ اعتکاف کی حالت میں ہو، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو یہ اعتکاف ختم ہو جاتا ہے، اس کے بعد مسجد سے نکل سکتا ہے۔ یاد رہے کہ جو شخص 20 رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کے لیے نہیں بیٹھا بلکہ سورج غروب ہو جانے کے بعد بیٹھا تو اس کا اعتکاف سنت نہیں کہلائے گا، اب اگر اس کے باوجود بھی وہ بیٹھنا چاہے تو اس کا اعتکاف نفلی شمار ہو گا اور اس پر نفلی اعتکاف ہی کے احکام جاری ہوں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم: 9741، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف، فتاوٰی محمودیہ)

اعتکاف کے لیے نیت کے احکام:

1۔ اعتکاف کے لیے نیت کا ہونا ضروری ہے کہ دل میں نیت کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔ دل میں نیت کافی ہے، البتہ زبان سے بھی یہ الفاظ ادا کرنا درست ہے لیکن ضروری نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

2۔ سنت اعتکاف کی یہ نیت 20 رمضان کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنی ضروری ہے، اس لیے جس شخص نے مسجد آنے کے بعد بھی نیت نہیں کی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا تو اب اس کے بعد اس کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں، یعنی ایسی صورت میں وہ سنت اعتکاف کی نیت نہیں کر سکتا، بلکہ اگر وہ اعتکاف کے لیے بیٹھنا بھی چاہے تو اس کا اعتکاف نفلی کہلائے گا۔

3۔اعتکاف کی نیت چاہے تو مسجد داخل ہوتے وقت کرے یا داخل ہو جانے کے بعد کرے؛ دونوں ہی صورتیں درست ہیں۔(اعتکاف کے فضائل واحکام، مسائلِ اعتکاف)

اعتکاف کون سی جگہ درست ہے؟

1۔ اعتکاف صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسجد ہی میں ہو، یہی وجہ ہے کہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنا درست نہیں۔ (احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

2۔اعتکاف کے لیے سب سے افضل جگہ مسجد حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ، پھر اس کے بعد کسی بھی جامع مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے، اور جامع مسجد میں اعتکاف کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لیے باہر جانا نہیں پڑتا۔ ویسے تو اعتکاف ہر اس مسجد میں بھی جائز ہے جس میں صرف پنج وقتہ نماز ادا کی جاتی ہو اور جمعہ نہ ہوتا ہو، البتہ جس مسجد میں پنج وقتہ نماز ادا نہیں کی جاتی وہاں اعتکاف جائز تو ہے لیکن افضل نہیں، البتہ اگر کسی کو جامع مسجد اور پنج وقتہ نماز والی مسجد میسر نہ ہو تو وہ ایسی مسجد ہی میں اعتکاف کو غنیمت جانے۔

(سنن ابی داؤد حدیث: 2475، مصنف عبد الرزاق حدیث: 8009، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ)

مسجد کی شرعی حدود
اور ان سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت

مسجد کی شرعی حدود سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت:

مرد حضرات کا اعتکاف چونکہ مسجد میں ہوا کرتا ہے اس لیے معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسجد کی شرعی حدود سے واقفیت حاصل کرے، کیوں کہ اس سلسلے میں ذرا سی بھی کوتاہی اعتکاف کو فاسد کر سکتی ہے، اس لیے اعتکاف شروع کرنے سے پہلے مسجد کی انتظامیہ یا بانی سے مسجد کی شرعی حدود معلوم کر لینی چاہیے کہ کون کون سی جگہیں عینِ مسجد میں داخل ہیں اور کون کون سی جگہیں داخل نہیں۔

اہم گزارش:

کئی مساجد میں مسجد کی شرعی حدود کا امتیاز نہیں ہوتا جس کے نتیجے میں معتکفین کا اعتکاف ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لیے مساجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ اعتکاف سے قبل ہی مسجد کی شرعی حدود کی تعیین اور نشاندہی کر لیں تاکہ اس معاملے میں معتکفین کے لیے سہولت رہے۔

مسجد کی شرعی حدود:

ویسے تو مسجد اس پورے احاطے کو کہا جاتا ہے جو مسجد کے لیے وقف ہوتا ہے لیکن اعتکاف کا تعلق صرف عینِ مسجد ہی کے ساتھ ہے۔ عینِ مسجد سے مراد وہ تمام جگہ ہے جس کو مسجد کے بانی نے خاص مسجد قرار دی ہو، جو نماز کے لیے مخصوص ہو، جس میں چپل پہن کر نہ چلا جاتا ہو اور جہاں جُنبی شخص کا داخلہ جائز نہ ہو؛ اعتکاف صرف اسی جگہ جائز ہے۔ مسجد کی ان حدود کے علاوہ جو جگہ مسجد کے احاطے میں تو ہو لیکن عینِ مسجد میں شامل نہ ہو تو وہاں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا، جیسے وضو خانہ، غسل خانہ، مسجد کا گودام، امام اور مؤذن کا کمرہ، جنازہ گاہ وغیرہ؛ یہ جگہیں عموماً عینِ مسجد سے خارج ہوا کرتی ہیں، البتہ ان میں سے اگر کسی جگہ سے متعلق مسجد کے بانی نے صراحت کی ہو کہ یہ جگہ عینِ مسجد میں شامل ہے تو اس صورت میں وہاں جانے سے اعتکاف پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

درجہ ذیل جگہیں عموماً مسجد میں داخل ہوا کرتی ہیں:

1۔ مسجد کا محراب، اندرونی ہال، برآمدہ، صحن اور چھت، اسی طرح ہر وہ جگہ جس کو مسجد کے بانی نے عینِ مسجد قرار دی ہو تو وہ بھی مسجد ہی کا حصہ شمار ہوگی، معتکف کے لیے وہاں جانا جائز ہے، البتہ اگر ان میں سے کسی جگہ کو مسجد کے بانی نے عینِ مسجد سے خارج رکھا ہو تو ایسی صورت میں وہاں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ واضح رہے کہ مسجد کا محراب عموماً مسجد میں داخل ہوا کرتا ہے، اس لیے عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ محراب مسجد سے خارج ہوتا ہے تو یہ بات اس طرح درست نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ)

2۔ مسجد کی چھت چونکہ مسجد ہی کا حکم رکھتی ہے اس لیے اعتکاف کی حالت میں وہاں جانا جائز ہے، البتہ اگر چھت پر جانے کے لیے راستہ عینِ مسجد سے باہر بنایا گیا ہو تو اس کے ذریعے چھت پر جانا جائز نہیں۔ یہی حکم اس مسجد کا بھی ہے جو کئی منزلہ ہو کہ اگر اوپر جانے کا راستہ مسجد کی شرعی حدود کے اندر ہی ہو تو اوپر کی منزلوں میں جانا جائز ہے، اور اگر راستہ مسجد سے باہر ہو تو ایسی صورت میں وہاں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

3۔ معتکف کے لیے پوری مسجد اعتکاف کی جگہ ہے، اس لیے عینِ مسجد میں جس جگہ وہ جانا چاہے جا سکتا ہے، جس جگہ بھی اعتکاف کے لیے بیٹھنا چاہے بیٹھ سکتا ہے، اسی طرح مسجد میں جس جگہ وہ عبادت کرنا چاہے کر سکتا ہے، اس کے لیے اپنی مخصوص جگہ ہی عبادت کرنا ضروری نہیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، مسائلِ اعتکاف، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

معتکف کے لیے چادریں لگانے کا حکم:

1۔ معتکف اعتکاف کے لیے جس جگہ بیٹھنا چاہے وہاں اپنے ارد گرد چادریں لگا سکتا ہے، جس کے متعدد فوائد بھی ہیں، لیکن اگر کوئی چادر لگائے بغیر ہی اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ چادر لگاتے وقت ضرورت سے زیادہ جگہ نہ گھیرے تاکہ دوسروں کو تکلیف کا سامنا نہ ہو۔

2۔ معتکف کو چاہیے کہ وہ نمازوں کے اوقات میں چادریں کسی ایک طرف کر لیا کرے تاکہ صف بندی میں پریشانی نہ ہو۔(اعتکاف کے فضائل واحکام،احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

2۔ معتکف نے اپنے لیے جو جگہ مخصوص کی ہو تو اگر وہ اس سے ہٹ کر مسجد کی شرعی حدود میں کسی اور جگہ آرام کرنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، فتاوٰی محمودیہ)

اعتکاف

کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا؟

تفصیلی فہرست

اعتکاف کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا؟

سنت اعتکاف کے لیے روزے کی شرط:

سنت اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے، روزے کے بغیر یہ اعتکاف درست نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اگر اعتکاف کے دوران معتکف نے کسی بھی وجہ سے روزہ نہیں رکھا یا اس کا روزہ کسی بھی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

(سنن ابی داؤد حدیث: 2475، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، رد المحتار علی الدر المختار، آپ کے مسائل اور ان کا حل، فتاویٰ عثمانی)

مسئلہ:

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اگر کوئی معتکف اس قدر بیمار ہوا کہ اس کو روزہ توڑنے کی نوبت پیش آئی تو روزہ توڑنے سے اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

معتکف شرعی اجازت کے بغیر مسجد سے نہ نکلے:

معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ اعتکاف کے ایام میں مسجد کی شرعی حدود ہی میں رہے، کسی شرعی اجازت کے بغیر مسجد سے نہ نکلے۔ معتکف اگر کسی شرعی اجازت کے بغیر مسجد سے نکل جائے چاہے بھول کر ہو یا جان بوجھ کر تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر اعتکاف بھول کر یا غلطی سے ٹوٹ جائے تو اس کا گناہ نہیں ہوتا۔ (سنن ابی داؤد حدیث: 2475، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

مسجد سے باہر نکلنے کا مطلب:

مسجد سے نکلنا اس وقت کہلائے گا جب دونوں پاؤں مسجد سے اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرف میں مسجد سے نکلنا کہا جا سکے۔ اس لیے معتکف مسجد میں رہتے ہوئے صرف سر، یا ہاتھ، یا ایک پاؤں، یا بیٹھ کر یا

لیٹ کر صرف دونوں پاؤں باہر نکال دے تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔

(صحیح البخاری حدیث: 2028، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، فتاوٰی محمودیہ)

معتکف کے لیے پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے نکلنے کا حکم:

1۔ معتکف قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے، لیکن اگر فراغت کے بعد تھوڑی دیر بھی وہاں ٹھہر گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر وضو کرنا چاہے تو وضو کے لیے ٹھہر سکتا ہے، لیکن وضو سے فارغ ہو جانے کے بعد فورًا مسجد لوٹ آنا ضروری ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، مراقی الفلاح، مسائلِ اعتکاف)

2۔ معتکف اگر قضائے حاجت کے لیے نکلے اور وہاں جا کر معلوم ہو کہ بیت الخلا مصروف ہے تو وہ وہاں انتظار بھی کر سکتا ہے۔ (احسن الفتاوٰی، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

3۔ معتکف کے لیے اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے مسجد کے بیت الخلا کا استعمال سخت دشوار ہو تو وہ قضائے حاجت کے لیے گھر بھی جا سکتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، فتاوٰی محمودیہ)

4۔ معتکف کو پیشاب کے بعد قطرے نکلنے کا مرض ہو جس کی وجہ سے اس کو استنجا کی ضرورت پیش آ رہی ہو تو وہ استنجا کے لیے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔ (مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

مسئلہ: ضرورت ہو تو معتکف مسجد میں ریح یعنی ہوا بھی خارج کر سکتا ہے۔

(احکامِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام، احسن الفتاوٰی)

معتکف کے لیے وضو کے احکام:

1۔ معتکف کو وضو کی ضرورت ہو اور مسجد کی شرعی حدود میں وضو کرنے کا انتظام بھی ہو تو ایسی صورت میں وضو کے لیے مسجد سے نکلنا درست نہیں، البتہ اگر وضو کا انتظام نہ ہو تو وضو کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے۔

2۔ اگر وضو خانے میں رش ہو تو معتکف وہاں انتظار بھی کر سکتا ہے، البتہ وضو سے فارغ ہوتے ہی فورًا مسجد لوٹ

آنا ضروری ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ)

3۔ معتکف کو ہر نماز کے لیے خواہ وہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو، نفل ہو، قضا نماز ادا کرنی ہو، تلاوت کرنی ہو، یا سجدہ تلاوت ادا کرنا ہو؛ ان سب کے لیے جس وقت بھی چاہے وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز ہے اگر مسجد میں وضو کا انتظام نہ ہو۔ البتہ اگر معتکف پہلے سے باوضو ہو تو اسے دوبارہ وضو کرنے کے لیے مسجد سے نکلنا درست نہیں، لیکن اگر عینِ مسجد ہی میں وضو کا انتظام ہو تو باوضو ہوتے ہوئے بھی دوبارہ وضو کر سکتا ہے۔

4۔ معتکف جب وضو کے لیے جائے تو وضو کے دوران مسواک اور ٹوتھ پیسٹ بھی کر سکتا ہے، صابن بھی استعمال کر سکتا ہے، بس کوشش کرے کہ ان اضافی کاموں میں وقت زیادہ خرچ نہ ہو۔

(احکامِ اعتکاف، احسن الفتاویٰ)

معتکف کے لیے غسل کے احکام:

1۔ معتکف کو اگر احتلام ہو جائے تو مناسب یہ ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے فوراً مسجد لوٹ آئے۔ مسجد سے نکلنے کے لیے کوئی خاص طریقہ نہیں بلکہ جیسے بھی ہو مسجد سے نکلنا درست ہے، لیکن اگر فوراً مسجد سے نکلنے کا یا غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو تیمم کر کے مسجد ہی میں رہے، پھر جب موقع ملے تو جا کر غسل کر کے مسجد لوٹ آئے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

2۔ اعتکاف کی حالت میں صرف غسلِ جنابت کے لیے مسجد سے نکلنا جائز ہے، اس کے علاوہ جو غسل صفائی یا ٹھنڈک کے لیے ہو یا جمعہ کا مسنون غسل ہو تو اس کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، فتاویٰ عثمانی)

3۔ اگر کوئی شخص صفائی یا ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا چاہے تو اس کے لیے مسجد ہی میں ایسا انتظام کر لے کہ پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے، جیسے کسی ایسے ٹب یا بڑے برتن کا انتظام کر لیا جائے جس میں مناسب پردے کے ساتھ غسل کیا جا سکتا ہو۔ (احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

دوسری صورت یہ ہے کہ مسجد میں کسی مناسب جگہ عارضی غسل خانہ بنایا جائے، جو صرف غسل کے لیے ہو اور اس کا پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے۔ عارضی غسل خانہ بنانے کے لیے مستند اہل علم کی زیر نگرانی مناسب کوشش کرنی چاہیے۔

اگر مسجد میں ایسا کوئی انتظام نہ ہو سکتا ہو اور معتکف کو گرمی یا کسی اور وجہ سے نہانے کی شدید حاجت ہو رہی ہو تو ایسی شدید مجبوری میں بعض اہلِ علم نے اتنی اجازت دی ہے کہ جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو ساتھ میں جلدی سے غسل بھی کرتا آئے، اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ کوشش یہ ہو کہ اس اجازت پر شدید مجبوری ہی میں عمل کیا جائے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، آپ کے مسائل اور ان کا حل، فتاوی محمودیہ، فتاوی دار العلوم زکریا)

مسئلہ: معتکف کو احتلام ہو جائے اور وہ اسی کپڑے کے نجاست والے مقام کو اچھی طرح دھو کر وہ لباس دوبارہ پہن لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

کلی کرنے، ہاتھ دھونے، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کرنے اور سر دھونے کے لیے نکلنے کا حکم:

اعتکاف کی حالت میں کلی کرنے، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کرنے اور سر دھونے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، اگر ان کاموں کے لیے مسجد سے باہر چلا جائے چاہے بھول کر ہو، غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر ہو تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے ان کاموں کی اگر ضرورت پڑ رہی ہو تو مسجد ہی میں ان کے لیے ایسا مناسب انتظام کر لیا جائے کہ ان کے لیے مسجد سے باہر جانا بھی نہ پڑے اور پانی بھی مسجد میں نہ گرے۔ اسی طرح ہاتھ دھونے اور برتن دھونے کے لیے مسجد ہی میں مناسب انتظام کر لینا چاہیے۔

(مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

معتکف کے لیے کنگھی کرنے اور بال و ناخن کاٹنے کا حکم:

اعتکاف کی حالت میں کنگھی کرنا، ناخن اور بال کاٹنا بھی جائز ہے البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ ناخن اور

بال مسجد میں نہ گرنے پائیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

یہاں یہ بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ معتکف کو چاہیے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ہی بال وناخن کاٹ لے تاکہ اعتکاف کے قیمتی لمحات ان اضافی کاموں میں صرف نہ ہوں۔

معتکف کے لیے مسجد سے باہر بات چیت اور دعا سلام کا حکم:

معتکف جب وضو یا قضائے حاجت وغیرہ کی ضرورت کے لیے مسجد سے نکلے تو آتے جاتے چلتے چلتے تو کسی کے ساتھ بات چیت اور دعا سلام کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ ان کاموں کے لیے تھوڑی دیر بھی ٹھہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اسی طرح وضو کے دوران بھی وضو کرتے کرتے ضرورت کی بات چیت کر لی تو اس سے بھی اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ اس کے لیے ٹھہرنے سے اجتناب ضروری ہے۔

(سنن ابی داؤد حدیث: 2474، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، فتاوی محمودیہ)

جسم یا کپڑوں پر لگی نجاست دھونے کے لیے مسجد سے نکلنے کا حکم:

معتکف کے بدن یا جسم پر اگر کوئی نجاست لگ جائے اور مسجد میں اس کو دھونے کا کوئی انتظام نہ ہو یا مسجد میں اس کو دھونا مشکل ہو تو اس ناپاکی کو دور کرنے کے لیے مسجد سے نکلنا درست ہے۔

(مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

معتکف کے لیے کھانے پینے کے احکام:

1۔ اعتکاف کی حالت میں مسجد میں کھانا پینا جائز ہے، البتہ اس کے لیے مناسب انتظام ہونا چاہیے تاکہ مسجد کی صفائی بھی متاثر نہ ہو اور دوسروں کو تکلیف بھی نہ ہو۔

2۔ معتکف کو کھانے پینے کی حاجت ہو اور کوئی لانے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ خود جا کر بھی لا سکتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، فتاوی محمودیہ)

نمازِ جمعہ کے لیے دوسری مسجد جانے کا حکم:

1۔ بہتر یہ ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جہاں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہو، لیکن اگر کوئی شخص ایسی مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھے جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو تو وہ جمعہ کی نماز کے لیے دوسری مسجد جا سکتا ہے۔

2۔ جمعہ کے لیے جاتے ہوئے بہتر یہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں مسجد سے نکلے جب اس کو اندازہ ہو کہ جامع مسجد پہنچ کر چار رکعات سنت ادا کر کے اس کے بعد خطبہ شروع ہو سکے۔ جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد چاہے تو سنتیں بھی وہاں ادا کر سکتا ہے۔

3۔ کوئی شخص جمعہ کے لیے کسی جامع مسجد گیا اور پھر واپس نہ آیا بلکہ وہیں اعتکاف کے لیے ٹھہر گیا تو اعتکاف تو صحیح ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں۔

(اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

4۔ واضح رہے کہ اگر معتکف ایسے گاؤں اور دیہات کی مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھا ہو جہاں جمعہ واجب نہ ہو تو اس کے لیے نمازِ جمعہ کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔

اذان دینے کے لیے مسجد سے نکلنے کا حکم:

اگر کوئی مؤذن کسی مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھا ہو اور اُس مسجد کی اذان کی جگہ مسجد کی شرعی حدود سے باہر ہو تو اذان دینے کے لیے مسجد کی شرعی حدود سے باہر نکلنا جائز ہے، مگر اذان کے بعد فورًا مسجد لوٹ آئے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص باقاعدہ مؤذن تو نہیں لیکن کسی وقت اذان دینے کے لیے اسے مسجد کی شرعی حدود سے باہر نکلنا پڑے تو اذان کی غرض سے باہر نکلنا جائز ہے۔

(اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، رد المحتار علی الدر، مسائلِ اعتکاف)

کسی گمشدہ بچے یا فوتگی کے اعلان کے لیے مسجد سے نکلنے کا حکم:

کسی گمشدہ بچے یا کسی کی فوتگی کے اعلان کے لیے مسجد کی شرعی حدود سے باہر نکلنا درست نہیں، اس

سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

سنت اعتکاف میں کسی کام کے استثنا کا حکم :

واضح رہے کہ سنت اعتکاف میں کسی کام کے لیے نکلنے کے استثنا کی نیت کرنا درست نہیں، اگر کسی نے اعتکاف شروع کرتے وقت استثنا کی نیت کی کہ مثلًا تراویح پڑھانے کے لیے دوسری مسجد جاؤں گا یا امتحان دینے جاؤں گا تو ایسی صورت میں وہ اعتکاف سنت نہیں رہے گا، بلکہ نفلی اعتکاف کہلائے گا۔ (احکامِ اعتکاف)

کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے ؟

جن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے ان میں سے چند یہ ہیں :

1۔ کوئی آدمی ایسا بیمار ہو جائے کہ اس کے لیے اعتکاف برقرار رکھنا مشکل ہو جائے یا اس کو علاج کے لیے مسجد سے نکلنا پڑ جائے۔

2۔ کسی شخص کے والدین یا بیوی بچے اس قدر بیمار پڑ جائیں کہ ان کے لیے مسجد سے نکلنے کی ضرورت پیش آجائے۔

3۔ جنازہ تیار ہو اور کوئی دوسرا نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہو۔

ان جیسی صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے، البتہ اس کی قضا لازم ہے لیکن اس کی وجہ سے وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔ (احکامِ اعتکاف)

اعتکاف کی قضا کا حکم اور طریقہ

1۔ سنت اعتکاف جب ٹوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہوتی ہے۔ (احکامِ اعتکاف، فتاوی عثمانی)

2۔ قضا اعتکاف کے لیے روزہ بھی ضروری ہے، اس لیے اگر ماہِ رمضان ہی میں قضا کرنی ہے تو اس صورت میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اور اگر رمضان کے علاوہ دیگر دنوں میں اعتکاف کی قضا کرنی ہے تو اس کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

3۔ رمضان کا سنت اعتکاف جب بھی ٹوٹ جائے تو صرف ایک دن کی قضا لازم ہوتی ہے۔
(احکامِ اعتکاف، فتاوی عثمانی، فتاوی محمودیہ)

4۔ اگر اعتکاف صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے کے درمیان کسی وقت ٹوٹا ہو تو اس صورت میں صرف دن کی قضا لازم ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح صادق کا وقت داخل ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے، پھر جب سورج غروب ہو جائے تو یہ قضا اعتکاف پورا ہو جاتا ہے۔ اور اگر سورج غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک کسی وقت ٹوٹا ہے تو اس کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے، اور اگلے دن جب سورج غروب ہو جائے تو اس اعتکاف کا وقت ختم ہو جائے گا۔ (احکامِ اعتکاف)

5۔ وہ حضرات جن کا اعتکاف ٹوٹ جائے اور رمضان کے ایام ابھی باقی ہوں تو وہ گھر جا سکتے ہیں، لیکن اگر وہ گھر نہ جانا چاہیں بلکہ اعتکاف کی نیت سے مسجد ہی میں رہنا چاہیں تو ان کا یہ اعتکاف نفلی کہلائے گا، ان کے ذمّے سنت اعتکاف کی پابندیاں لاگو نہیں ہوں گی، البتہ انہیں چاہیے کہ وہ اسی رمضان میں اس اعتکاف کی قضا کرلیں، لیکن اگر وہ فی الحال قضا نہ کرنا چاہے تو بعد میں قضا کرلے، جس کا طریقہ اوپر بیان ہو چکا۔

خواتین کے اعتکاف کے احکام

خواتین کے اعتکاف کے احکام

اعتکاف خواتین کے لیے بھی سنت ہے :

اعتکاف جس طرح مردوں کے لیے سنت ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔اس لیے عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ اعتکاف کی فضیلت سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں۔

حیض و نفاس کی حالت میں اعتکاف کا حکم :

1۔ حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے اعتکاف کرنا جائز نہیں،اس لیے اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے خواتین اس بات کا اطمینان کرلیں کہ کہیں ان کی ماہواری کی تاریخیں اعتکاف کے دوران تو آنے والی نہیں۔اگر ماہواری کی تاریخیں اعتکاف کے دوران ہی آرہی ہیں تو ایسی صورت میں اعتکاف کے لیے نہ بیٹھیں۔

2۔اعتکاف کے دوران کسی خاتون کو حیض یا نفاس آجائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، اس کو چاہیے کہ اعتکاف ختم کرلے،اور بعد میں اس اعتکاف کی قضا کرلے۔

3۔ جو عورت 20 رمضان المبارک دن کے وقت ماہواری سے پاک ہوگئی تو وہ بھی غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتی ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام،احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

اعتکاف کے لیے شوہر کی اجازت ضروری ہے :

شادی شدہ خواتین اعتکاف میں بیٹھنا چاہیں تو اپنے شوہروں کی اجازت کے بعد ہی اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتی ہیں۔

اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے بالغ ہونا ضروری نہیں :

اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے بالغ ہونا ضروری نہیں،اس لیے نابالغ لڑکی اگر سمجھ دار ہو تو وہ بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے۔

عورت کے اعتکاف کے لیے گھر کی مسجد کی شرعی حقیقت:

جس طرح مردوں کا اعتکاف مسجد ہی میں جائز ہے اسی طرح عورت کا اعتکاف گھر کی مسجد ہی میں درست ہے۔ گھر کی مسجد سے مراد وہ جگہ ہے جس کو نماز کے لیے مخصوص کیا گیا ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا اعتکاف گھر کے صرف اسی حصے میں جائز ہے جو اس کی نماز کے لیے مخصوص ہو۔ اگر عورت نے اپنی نماز کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں کی ہو کہ جہاں وہ عموماً نماز ادا کرتی ہو بلکہ کبھی کہاں پڑھ لی تو کبھی کہاں، تو ایسی صورت میں اگر وہ کسی جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے تو اس کا اعتکاف درست نہیں، بلکہ ایسی صورت میں وہ پہلے اپنی نماز کے لیے جگہ خاص کرے کہ نماز اسی جگہ ادا کرے گی تو پھر وہ اس جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتی ہے۔اہلِ علم فرماتے ہیں کہ گھر میں کوئی ایسی جگہ مقرر کر لینا مستحب ہے جہاں خواتین اور گھر کے دیگر افراد نماز اور دیگر عبادات ادا کر لیا کریں۔

جو خواتین اعتکاف میں بیٹھنے کی خواہش مند ہوں تو وہ پہلے اپنی نماز کے لیے ایسی جگہ مقرر کر لیں جہاں وہ بسہولت اعتکاف کر سکیں، پھر اس کے بعد وہ اسی جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے۔ اگر عورت نے اپنی نماز کے لیے کوئی جگہ تو مخصوص کر رکھی ہے لیکن اس جگہ اعتکاف کرنا مشکل ہو تو ایسی صورت میں پہلے وہ اپنی نماز کے لیے کوئی ایسی جگہ منتخب کر لے جہاں وہ سہولت کے ساتھ اعتکاف کر سکے، پھر اس کے بعد وہ اسی جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے، بھلے وہ اعتکاف کے بعد کسی وجہ سے اس جگہ پابندی کے ساتھ نماز ادا نہ کر سکے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف، محمودیہ)

خواتین کے لیے مسجد، مدرسے یا کسی اور گھر میں اعتکاف کرنے کا حکم:

آجکل خواتین کا اپنے گھر کے علاوہ مسجد، مدرسے یا کسی اور گھر میں اعتکاف کرنے کا رجحان عام ہو رہا ہے، جس میں متعدد مقامات میں اجتماعیت بھی پیشِ نظر ہوتی ہے کہ متعدد خواتین ایک ساتھ اعتکاف کے لیے بیٹھنے کی کوشش کرتی ہیں، اور اس بنیاد پر جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ بالکل ظاہر سی بات ہے۔

ذیل میں اس غلطی کی اصلاح سے متعلق تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

خواتین کے لیے مدرسے یا کسی اور گھر میں اعتکاف کرنے کا حکم:

خواتین کے لیے اپنے گھر کے علاوہ مدرسے یا کسی اور گھر میں اعتکاف کرنا شرعًا درست نہیں، جس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

1۔ حضرات فقہاء کرام نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ خواتین کا اعتکاف صرف اپنے گھر کی مسجد میں درست ہے، حتی کہ اپنے ہی گھر میں گھر کی مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ ان کا اعتکاف درست نہیں۔ گھر کی مسجد کی تفصیل ماقبل میں ذکر ہوچکی ہے۔ خواتین کے اعتکاف کے صحیح ہونے کے لیے گھر کی مسجد کی قید سے یہ بات بخوبی معلوم ہوجاتی ہے کہ خواتین کا اپنے گھر کی مسجد کو چھوڑ کر کسی مدرسے یا کسی اور گھر میں اعتکاف کرنا درست نہیں۔

2۔ اصولی طور پر خواتین کو اپنے گھر ہی میں رہنے کا حکم ہے، البتہ کسی ضرورت کی وجہ سے گھر سے نکلنے کی بھی اجازت ہے، جبکہ اعتکاف کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے انھیں گھر سے نکلنے کی اجازت دی جائے، بلکہ یہ ایک تو ایسی انفرادی عبادت ہے جو کہ اپنے گھر میں بخوبی ادا کی جاسکتی ہے۔

3۔ شرعی دلائل کی رو سے خواتین کے لیے یہ بھی مکروہ اور ناجائز ہے کہ وہ پنج وقتہ نمازوں کے لیے مسجد جائیں، تو جب نماز کے لیے مسجد جانے کی اجازت نہیں تو اعتکاف کے لیے کسی مدرسے یا کسی اور گھر جانے کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے!

4۔ اعتکاف ایک انفرادی عبادت ہے جو کہ خواتین اپنے گھروں میں بخوبی ادا کرسکتی ہیں، اس لیے اس کے لیے کسی مدرسے یا کسی اور گھر میں جمع ہونے کا اہتمام کرنا بذاتِ خود بھی قابلِ اصلاح معاملہ ہے، خصوصًا جب ایک ساتھ بیٹھنے کی صورت میں متعدد خرابیاں بھی جنم لیتی ہوں تو اس کی قباحت میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔

ایسی متعدد وجوہات کی وجہ سے خواتین کا اپنے گھر کی مسجد کو چھوڑ کر کسی مدرسے یا کسی اور گھر میں

اعتکاف کرنا شرعی طور پر درست نہیں، اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

خواتین کا مسجد میں اعتکاف کرنے کا حکم:

جب متعدد خرابیوں اور فتنوں کے باعث خواتین کے لیے پنج وقتہ نمازوں کی خاطر مسجد جانا مکروہ اور ممنوع ہے جیسا کہ متعدد جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بات کا واضح ثبوت ملتا ہے، تو ایسے میں ان کا اعتکاف کے لیے مسجد میں بیٹھنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ خصوصًا جب کہ اعتکاف کے لیے مسجد میں بیٹھنا زیادہ فتنوں کا باعث ہو سکتا ہے، جیسا کہ یہ بات کسی سمجھ دار اور باشعور مسلمان سے مخفی نہیں۔ اس لیے خواتین کا اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھنا ہی افضل، مناسب اور درست ہے۔ جس کی مدلل تفصیل آگے احکام القرآن للجصاص کی عبارت میں موجود ہے۔

- فتاوى قاضي خان:

ولا تعتكف المرأة إلا في مسجد بيتها يعني موضع صلاتها في بيتها، وقال الشافعي رحمه الله تعالى: لا تعتكف إلا في مسجد حيها. وعندنا: لو اعتكفت في مسجد حيها جاز ويكره.
(فصل في الاعتكاف)

- أحكام القرآن للجصاص:

وَقَدِ اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِي مَوْضِعِ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَزُفَرُ: لَا تَعْتَكِفُ الْمَرْأَةُ إلَّا فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا، وَلَا تَعْتَكِفُ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ. ...... قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أنه قال: «لَا تَمْنَعُوا إمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ، وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ». فَأَخْبَرَ أَنَّ بَيْتَهَا خَيْرٌ لَهَا، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ حَالِهَا فِي الِاعْتِكَافِ وَفِي الصلاة، ولما أجاز لِلْمَرْأَةِ الِاعْتِكَافُ بِاتِّفَاقِ الْفُقَهَاءِ وَجَبَ أَنْ يَكُونَ ذلك في بيتها؛ لقوله ﷺ: «وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ». فَلَوْ كَانَتْ مِمَّنْ يُبَاحُ لَهَا الِاعْتِكَافُ فِي الْمَسْجِدِ لَكَانَ اعْتِكَافُهَا فِي المسجد أفضل، ولم يكن بيوتهن خير لَهُنَّ؛ لِأَنَّ الِاعْتِكَافَ شَرْطُهُ الْكَوْنُ فِي الْمَسَاجِدِ لِمَنْ يُبَاحُ لَهُ الِاعْتِكَافُ فِيهِ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا قَوْلُهُ ﷺ:

«صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي دَارِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي مَسْجِدِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا». فَلَمَّا كَانَتْ صَلَاتُهَا فِي بَيْتِهَا أَفْضَلَ مِنْ صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ كَانَ اعْتِكَافُهَا كَذَلِكَ. وَيَدُلُّ عَلَى كَرَاهَةِ الِاعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ لِلنِّسَاءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ، قَالَتْ: وَإِنَّهُ أَرَادَ مَرَّةً أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ، فَأَمَرَ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَمَرْتُ بِبِنَائِي فَضُرِبَ، قَالَتْ: وَأَمَرَ غَيْرِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِبِنَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ نَظَرَ إِلَى الْأَبْنِيَةِ فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟ آلْبِرَّ تُرِدْنَ؟» قَالَتْ: ثُمَّ أَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ، وَأَمَرَ أَزْوَاجَهُ بِأَبْنِيَتِهِنَّ فَقُوِّضَتْ، ثُمَّ أَخَّرَ الِاعْتِكَافَ إِلَى الْعَشْرِ الْأُوَلِ يَعْنِي مِنْ شَوَّالٍ. وَهَذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلَى كَرَاهِيَةِ الِاعْتِكَافِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ بِقَوْلِهِ: «آلْبِرَّ تُرِدْنَ؟» يَعْنِي أَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ. وَيَدُلُّ عَلَى كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ مِنْهُنَّ أَنَّهُ لَمْ يَعْتَكِفْ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ وَنَقَضَ بِنَاءَهُ حَتَّى نَقَضْنَ أَبْنِيَتَهُنَّ، وَلَوْ سَاغَ لَهُنَّ الِاعْتِكَافُ عِنْدَهُ لَمَا تَرَكَ الِاعْتِكَافَ بَعْدَ الْعَزِيمَةِ، وَلَمَا جَوَّزَ لَهُنَّ تَرْكَهُ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى اللهِ تَعَالَى، وَفِي هَذَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَرِهَ اعْتِكَافَ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ. فَإِنْ قِيلَ قَدْ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَتْ فِيهِ: فَاسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الِاعْتِكَافِ فأذن لي، ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ زَيْنَبُ فَأَذِنَ لَهَا، فَلَمَّا صَلَّى الْفَجْرَ رَأَى فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعَةَ أَبْنِيَةٍ فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقَالُوا: لِزَيْنَبَ وَحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، فَقَالَ: «آلْبِرَّ تُرِدْنَ؟» فَلَمْ يَعْتَكِفْ، فَأَخْبَرَتْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِإِذْنِ رَسُولِ ﷺ، قِيلَ لَهُ: لَيْسَ فِيهِ أَنَّهُ أَذِنَ لَهُنَّ فِي الِاعْتِكَافِ فِي الْمَسْجِدِ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْإِذْنُ انْصَرَفَ إِلَى اعْتِكَافِهِنَّ فِي بُيُوتِهِنَّ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَنَّهُ لَمَّا رَأَى أَبْنِيَتَهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ تَرَكَ الِاعْتِكَافَ حَتَّى تَرَكْنَ أَيْضًا، وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِذْنَ بَدِيًّا لَمْ يَكُنْ إِذْنًا لَهُنَّ فِي الِاعْتِكَافِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَيْضًا فَلَوْ صَحَّ أَنَّ الْإِذْنَ بَدِيًّا انْصَرَفَ إِلَى فِعْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ لَكَانَتِ الْكَرَاهَةُ دَالَّةً عَلَى نَسْخِهِ، وَكَانَ الْآخِرُ مِنْ أَمْرِهِ أَوْلَى مِمَّا

تَقَدَّمَ. فَإِنْ قِيلَ: لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ نَسْخًا لِلْإِذْنِ؛ لِأَنَّ النَّسْخَ عِنْدَكُمْ لَا يَجُوزُ قَبْلَ التَّمَكُّنِ مِنَ الْفِعْلِ. قِيلَ لَهُ: قَدْ كُنَّ مُكِّنَّ مِنَ الْفِعْلِ لِأَدْنَى الِاعْتِكَافِ؛ لِأَنَّهُ مِنْ حِينِ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ ذَلِكَ اليوم أَنْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ وَأَنْكَرَ فِعْلَهُنَّ ذَلِكَ، فَقَدْ حَصَلَ التَّمْكِينُ مِنَ الِاعْتِكَافِ، فَلِذَلِكَ جَازَ وُرُودُ النَّسْخِ بَعْدَهُ. (سُورَةِ الْبَقَرَةِ: بَابُ الِاعْتِكَافِ)

مذکورہ تفصیل میں ان حضرات کے لیے بھی تنبیہ ہے کہ جو خواتین کو مسجد، مدرسے یا کسی اور گھر میں اعتکاف کے لیے بیٹھنے کی ترغیب اور دعوت دیتے ہیں کہ ایسے حضرات کھلی غلطی کا شکار ہیں۔

عورت اعتکاف کے لیے کتنی جگہ گھیر سکتی ہے؟

گھر میں جس جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کیا گیا ہو تو وہ پوری اعتکاف کی جگہ کہلائے گی، البتہ عورت اپنے اعتکاف کے لیے اتنی جگہ گھیر سکتی ہے جہاں وہ سہولت کے ساتھ نماز بھی ادا کر سکے اور آرام بھی کر سکے۔

عورت کے اعتکاف کے لیے پردے لگانے کا حکم:

عورت اپنے اعتکاف کی جگہ کے ارد گرد پردے لگا سکتی ہے، لیکن اگر بغیر پردوں کے اعتکاف میں بیٹھنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے، البتہ اس بات کا خصوصی دھیان رہے کہ جتنی جگہ اعتکاف کے لیے گھیری ہو وہاں کوئی نشانی لگا دے تا کہ غلطی سے کہیں اس سے باہر نہ چلی جائے، ورنہ تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

عورت اعتکاف کے لیے کب بیٹھے گی؟

20 رمضان کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے عورت اعتکاف کی نیت سے اپنی اعتکاف کی جگہ آجائے تا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو یہ اعتکاف کی حالت میں ہو، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو یہ سنت اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، مسائلِ اعتکاف، فتاوٰی محمودیہ)

اعتکاف کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا؟

عورت اپنی اعتکاف کی جگہ سے شرعی اجازت کے بغیر باہر نہ نکلے:

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورے عشرے میں اپنی اعتکاف کی جگہ ہی میں رہے، اگر اس جگہ سے کسی شرعی عذر کے بغیر نکل گئی چاہے بھول کر ہو یا جان بوجھ کر تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

واضح رہے کہ عورت اپنے اعتکاف کی جگہ سے صرف انہی ضروریات کے لیے نکل سکتی ہے جن کے لیے نکلنا مردوں کے لیے جائز ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔(ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

سنت اعتکاف کے لیے روزے کی شرط:

سنت اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے، روزے کے بغیر یہ اعتکاف درست نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اگر اعتکاف کے دوران عورت نے کسی بھی وجہ سے روزہ نہیں رکھا یا اس کا روزہ کسی بھی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔ (سنن ابی داؤد حدیث: 2475، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار)

مسئلہ: اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اگر اعتکاف میں بیٹھی عورت اس قدر بیمار ہوئی کہ اس کو روزہ توڑنے کی نوبت پیش آئی تو روزہ توڑنے سے اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے نکلنے کا حکم:

1۔اعتکاف کی حالت میں قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے باہر نکلنا درست ہے، لیکن اگر فراغت کے بعد تھوڑی دیر بھی وہاں ٹھہر گئی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر وضو کرنا چاہے تو وضو کے لیے ٹھہر سکتی ہے، لیکن وضو سے فارغ ہو جانے کے بعد فوراً اپنے اعتکاف کی جگہ لوٹ آنا ضروری ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، مراقی الفلاح، مسائلِ اعتکاف)

اعتکاف کی حالت میں وضو کے احکام:

1۔ اعتکاف میں بیٹھی عورت کو وضو کی ضرورت ہو اور اعتکاف کی جگہ وضو کرنے کا انتظام بھی ہو تو ایسی صورت میں وضو کے لیے اپنی جگہ سے باہر نکلنا درست نہیں، البتہ اگر اعتکاف والی جگہ وضو کا انتظام نہ ہو تو وضو کے لیے باہر نکلنا جائز ہے۔

2۔ اعتکاف میں بیٹھی عورت کو ہر نماز کے لیے خواہ وہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو، نفل ہو، قضا نماز ادا کرنی ہو، تلاوت کرنی ہو، یا سجدہ تلاوت ادا کرنا ہو؛ ان سب کے لیے جس وقت بھی چاہے وضو کرنے کے لیے باہر جانا جائز ہے اگر اعتکاف کی جگہ وضو کا انتظام نہ ہو۔ البتہ اگر پہلے سے باوضو ہو تو اسے دوبارہ وضو کرنے کے لیے اپنی اعتکاف کی جگہ سے نکلنا درست نہیں، لیکن اگر اعتکاف کی جگہ وضو کا انتظام ہو تو باوضو ہوتے ہوئے بھی دوبارہ وضو کر سکتی ہے۔

4۔ اعتکاف میں بیٹھی عورت جب وضو کے لیے جائے تو وضو کے دوران مسواک اور ٹوتھ پیسٹ بھی کر سکتی ہے، صابن بھی استعمال کر سکتی ہے، بس کوشش کرے کہ ان اضافی کاموں میں وقت زیادہ خرچ نہ ہو۔

(احکامِ اعتکاف، احسن الفتاوی)

اعتکاف کی حالت میں غسل کے احکام:

1۔ اعتکاف کی حالت میں صرف غسلِ جنابت کے لیے اعتکاف والی جگہ سے نکلنا جائز ہے، اس کے علاوہ جو غسل صفائی یا ٹھنڈک کے لیے ہو یا جمعہ کا مسنون غسل ہو تو اس کے لیے نکلنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، فتاوی عثمانی)

3۔ اگر کوئی عورت صفائی یا ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا چاہے تو اس کے لیے اعتکاف کی جگہ ہی میں مناسب انتظام کر لے۔ (احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، مسائلِ اعتکاف، فتاوی محمودیہ)

اگر اعتکاف کی جگہ ایسا کوئی انتظام نہ ہو سکتا ہو اور معتکف عورت کو گرمی یا کسی اور وجہ سے نہانے کی

شدید حاجت ہو رہی ہو تو ایسی شدید مجبوری میں بعض اہلِ علم نے اتنی اجازت دی ہے کہ جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو ساتھ میں جلدی سے غسل بھی کر لے، اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ کوشش یہ ہو کہ اس اجازت پر شدید مجبوری ہی میں عمل کیا جائے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، آپ کے مسائل اور ان کا حل، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دار العلوم زکریا)

کلی کرنے، ہاتھ دھونے، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کرنے اور سر دھونے کے لیے نکلنے کا حکم:

اعتکاف کی حالت میں کلی کرنے، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کرنے اور سر دھونے کے لیے اعتکاف کی جگہ سے باہر جانا جائز نہیں، اگر ان کاموں کے لیے باہر چلی گئی چاہے بھول کر ہو، غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر ہو تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے ان کاموں کی اگر ضرورت پڑ رہی ہو تو اعتکاف والی جگہ ہی میں ان کے لیے مناسب انتظام کر لیا جائے۔ اسی طرح ہاتھ دھونے اور برتن دھونے کے لیے بھی اعتکاف کی جگہ ہی میں مناسب انتظام کر لیا جائے یا گھر کے کسی فرد کی ذمہ داری لگالی جائے۔ (مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

اعتکاف کی جگہ سے باہر بات چیت اور دعا سلام کا حکم:

معتکف عورت جب وضو یا قضائے حاجت وغیرہ کی ضرورت کے لیے اپنی جگہ سے نکلے تو آتے جاتے چلتے چلتے تو کسی کے ساتھ بات چیت اور دعا سلام کر سکتی ہے، لیکن اگر وہ ان کاموں کے لیے تھوڑی دیر بھی ٹھہر گئی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اسی طرح وضو کے دوران بھی وضو کرتے کرتے ضرورت کی بات چیت کر لی تو اس سے بھی اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ اس کے لیے ٹھہرنے سے اجتناب ضروری ہے۔

(سنن ابی داؤد حدیث: 2474، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، فتاویٰ محمودیہ)

جسم یا کپڑوں پر لگی نجاست دھونے کے لیے باہر نکلنے کا حکم:

معتکف عورت کے بدن یا جسم پر اگر کوئی نجاست لگ جائے اور اعتکاف والی جگہ اس کو دھونے کا کوئی

انتظام نہ ہو تو اس ناپاکی کو دور کرنے کے لیے اپنی جگہ سے نکلنا درست ہے۔
(مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل و احکام)

معتکف عورت کے لیے کھانے پینے کے احکام:

1۔ معتکف عورت کو کھانے پینے کی حاجت ہو اور کوئی لانے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ خود جا کر بھی لا سکتی ہے۔ (اعتکاف کے فضائل و احکام، احکام اعتکاف، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

2۔ معتکف عورت کے لیے کچن جا کر کھانا پکانا درست نہیں، بلکہ مجبوری کی صورت میں اعتکاف ہی کی جگہ کھانے پکانے کا انتظام کر لیا جائے۔

کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے؟

جن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

1۔ کوئی عورت ایسی بیمار ہو جائے کہ اس کے لیے اعتکاف برقرار رکھنا مشکل ہو جائے یا اس کو علاج کے لیے اعتکاف کی جگہ سے نکلنا پڑ جائے۔

2۔ کسی عورت کے والدین یا دیگر گھر والے اس قدر بیمار پڑ جائیں کہ ان کے لیے اعتکاف کی جگہ سے نکلنے کی ضرورت پیش آ جائے۔

ان جیسی صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے، البتہ اس کی قضا لازم ہے لیکن اس کی وجہ سے وہ گناہ گار نہیں ہو گی۔(احکامِ اعتکاف)

اعتکاف کی قضا کا حکم اور طریقہ:

1۔ سنت اعتکاف جب ٹوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہوتی ہے۔ (احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی)

2۔ قضا اعتکاف کے لیے روزہ بھی ضروری ہے، اس لیے اگر ماہِ رمضان ہی میں قضا کرنی ہے تو اس صورت میں

تو روزہ ہوتا ہی ہے اور اگر رمضان کے علاوہ دیگر دنوں میں اعتکاف کی قضا کرنی ہے تو اس کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

3۔ رمضان کا سنت اعتکاف جب بھی ٹوٹ جائے تو صرف ایک دن کی قضا لازم ہوتی ہے۔

(احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی، فتاویٰ محمودیہ)

4۔ اگر اعتکاف صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے کے درمیان کسی وقت ٹوٹا ہو تو اس صورت میں صرف دن کی قضا لازم ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح صادق کا وقت داخل ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے اعتکاف والی جگہ آ جائے، پھر جب سورج غروب ہو جائے تو یہ قضا اعتکاف پورا ہو جاتا ہے۔ اور اگر سورج غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک کسی وقت ٹوٹا ہے تو اس کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے اعتکاف والی جگہ آ جائے، اور اگلے دن جب سورج غروب ہو جائے تو اس اعتکاف کا وقت ختم ہو جائے گا۔ (احکامِ اعتکاف)

عورت کے اعتکاف میں ایک سہولت:

مرد چونکہ مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں اس لیے ان کے لیے کئی چیزیں اس لیے ممنوع ہوتی ہیں کہ وہ مسجد کے احترام کے خلاف ہوتی ہیں، لیکن عورت جہاں اعتکاف کرتی ہے وہ گھر کی مسجد تو کہلاتی ہے لیکن اس پر حقیقی مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے، یہی وجہ ہے کہ عورت اعتکاف کی جگہ دنیوی بات چیت بھی کر سکتی ہے، گھر کے کام کاج بھی کر سکتی ہے، سینے پرونے کے کام بھی کر سکتی ہے، گھر کے افراد کو مشورہ بھی دے سکتی ہے؛ غرض اعتکاف کی جگہ بیٹھے بیٹھے ایسے دنیوی کام کر سکتی ہے اور ان کی وجہ سے اعتکاف پر کوئی اثر بھی نہیں پڑتا، لیکن کوشش کرے کہ اعتکاف کے دوران اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ عبادات میں خرچ کرے، اور کوئی ضرورت نہ ہو تو ان دنیوی کاموں سے جتنا ہو سکے دور رہے۔

(اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

خواتین کے لیے نفلی اعتکاف کے احکام:

1۔ جو خواتین سنت اعتکاف کے لیے نہیں بیٹھ سکتیں تو انہیں چاہیے کہ وہ گھر کی مسجد میں نفل اعتکاف کے لیے بیٹھ جایا کریں، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، فتاوٰی محمودیہ)

2۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اور ثواب حاصل کرنے کے لیے اعتکاف کی نیت سے گھر کی مسجد میں ٹھہرنے کو نفلی اعتکاف کہتے ہیں، خواہ جتنی دیر بھی ہو۔ نفلی اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے، اس لیے ہر عورت کو چاہیے کہ وہ گھر کی مسجد میں نفلی اعتکاف کی نیت کر لیا کرے، جتنی دیر وہ وہاں ٹھہری رہے گی اس کو اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، البتہ وہاں سے نکلنے کے ساتھ ہی یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

(ردالمحتار، مسائلِ اعتکاف از مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم، فتاوٰی محمودیہ، احکامِ اعتکاف)

3۔ نفلی اعتکاف کے لیے کوئی وقت یا مدّت مقرر نہیں، بلکہ دن میں ہو، رات میں ہو، جب بھی چاہے اور جتنی دیر بھی چاہے یہ اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔

4۔ اسی طرح اس کے لیے روزہ بھی ضروری نہیں اور اس اعتکاف میں سنت اعتکاف کی طرح پابندیاں بھی لاگو نہیں ہوتیں۔ (احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

5۔ یوں تو عام دنوں میں بھی نفلی اعتکاف کی بڑی فضیلت ہے لیکن رمضان المبارک میں اس کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے، اس لیے اس مبارک مہینے میں اس کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے۔

وضاحت: خواتین کے اعتکاف سے متعلق احکام چوں کہ مستقل طور پر ذکر کیے گئے ہیں اس لیے اس میں ایسے متعدد احکام مکرر آ گئے ہیں جو مردوں کے اعتکاف کے احکام میں بھی بیان ہو چکے ہیں۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی